ہم ڈرتے کیوں نہیں؟

25- January-2018

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہوجائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرود شریف کی فضیلت

حضورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: قیامت کے روز اللہ کریم کے عرش کے سِوا کوئی سایہ نہیں ہوگا، 3 شخص اللہ کریم کے عرش کے سائے میں ہوں گے عرض کی گئی: یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وہ کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا (۱) وہ شخص جو میرے اُمّتی کی پریشانی دُور کرے (۲) میری سُنّت کو زِندہ کرنے والا (۳) مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھنے والا۔

(اَلْبُدُوْرُ السّافِرۃ لِلسُّیُوطی، ص ۱۲۹ حدیث ۳۶۴)

اُن پر دُرود جن کو کَسِ بے کَساں کہیں اُن پر سَلام جن کو خَبَر بے خَبَر کی ہے

www.dawateislami.net

(حدائقِ بخشش، ۲۰۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔(1)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❁ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❁ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا ❁ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا ❁ گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❁ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❁ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خوفِ خدا کے سبب کمر ٹُوٹ گئی

حضرتِ سَیِّدُنا سُفیان ثَوری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مفتیِ اسلام، بہت بڑے عالِم، کثرت سے عبادت کرنے والے اور تقویٰ و خوفِ خدا سے مالا مال تھے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ 99 ہجری میں عراق کے شہر کُوفہ میں پیدا ہوئے۔ آپ علمِ حدیث میں کمال رکھتے تھے، بڑے بڑے علما آپ کے شاگرد تھے۔ آپ

1…معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

www.dawateislami.net

نے ساری زندگی دینِ متین کی خدمت فرمائی اور 161 ہجری میں عراق کے شہر بصرہ میں وفات پائی۔ آپ کے بارے میں منقول ہے کہ آپ کی کمر جوانی ہی میں جھک گئی تھی لوگوں نے کئی مرتبہ اس کی وجہ جاننے کی کوشش کی لیکن آپ نے کوئی جواب نہیں دیا، آپ کا ایک شاگرد (Student) کافی عرصہ تک کسی موقع کی تلاش میں رہا کہ وہ آپ سے اس کا سبب دریافت کرسکے، آخر ایک دن اس نے موقع پاکر آپ سے اس بارے میں پوچھ ہی لیا، آپ نے پہلے تو کوئی جواب نہ دیا لیکن پھر اس کے مسلسل اصرار پر فرمایا، میرے ایک استاد جن کا شمار بڑے علماء میں ہوتا تھا اور میں نے ان سے کئی علوم وفنون سیکھے تھے، جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو مجھ سے فرمانے لگے، اے سفیان! کیا تُو جانتا ہے کہ میرے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا؟ میں 50 سال تک مخلوقِ خدا کو ربِ کریم کی اطاعت کرنے اور گناہوں سے بچنے کی تلقین کرتا رہا، لیکن افسوس! آج جب میری زندگی کا چراغ گل ہونے کو ہے اگر اللہ کریم نے مجھے اپنی بارگاہ سے یہ فرماکر نکال دیا کہ تُو میری بارگاہ میں آنے کی اہلیت نہیں رکھتا اپنے اُستاد کی یہ بات سُن کر خوف سے میری کمر ٹُوٹ گئی، جس کے ٹُوٹنے کی آواز وہاں موجود لوگوں نے بھی سُنی اور میں اپنے رَبِّ کریم کے خوف سے آنسو بہاتا رہا اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ میرے پیشاب میں بھی خون آنے لگا اور میں بیمار ہوگیا جب بیماری شدت اختیار کرگئی تو میں ایک غیر مسلم حکیم کے پاس گیا، پہلے تو اسے میری بیماری کا پتہ نہ چل سکا پھر اس نے غور سے میرے چہرے کا جائزہ لیا اور میری نبض دیکھی اور کچھ دیر سوچنے کے بعد کہنے لگا، میرا خیال ہے کہ اس وقت مسلمانوں میں اس جیسا نوجوان کہیں نہ ہوگا کہ اس کا جگر خوفِ الٰہی کی وجہ سے پھٹ چکا ہے۔ (حکایات الصالحین، ص ۴۵)

گناہوں نے میری کمر توڑ ڈالی مِرا حشر میں ہوگا کیا یا الٰہی
تیرے خوف سے تیرے ڈر سے ہمیشہ میں تھر تھر رہوں کانپتا یا الٰہی
گناہوں کے امراض سے نیم جاں ہوں پئے مُرشدی دے شِفا یا الٰہی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، 105)

www.dawateislami.net

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت سے معلوم ہوا کہ اللہ پاک کے نیک بندوں کے دل ہر وقت خوفِ خدا سے معمور ہوتے ہیں، ان کا اُٹھنا، بیٹھنا چلنا پھرنا الغرض زندگی کے شب و روز فکرِ آخرت میں گزرتے ہیں، کیونکہ ان کے نزدیک دنیا کی زندگی آخرت کے مقابلے میں کچھ حیثیت نہیں رکھتی۔ ان کے دل مَحَبّتِ الٰہی سے ایسے معمور ہوتے ہیں کہ وہ صرف رَبِّ کریم کی رِضا چاہتے ہیں اور ان کے دلوں میں اللہ پاک کا ایسا خوف ہوتا ہے کہ قِیامت کا ہوش رُبا و ہولناک منظر ہر وقت پیشِ نظر رہتا ہے، لیکن افسوس! آج **گناہوں کی نحوست** کی وجہ سے شاید خوفِ خدا ہمارے دِلوں سے رُخصت ہو چکا، گویا کہ ہم نے یہ طے کر لیا ہے کہ ہم نہ سدھرے ہیں نہ سدھریں گے قسم کھائی ہے۔ ہمیں ڈرانے کیلئے عذاب پر مشتمل کتنی ہی آیات سنادی جائیں، گناہوں کی وعیدوں پر کتنی ہی حدیثیں بیان کر دی جائیں، گناہگاروں کے عبرت ناک انجام کی حکایات سنادی جائیں لیکن ہم عِبرت حاصل نہیں کرتے، اِدھر اُدھر دیکھ کر لاپرواہی سے سنتے ہیں شاید اس کی وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ گناہوں کے سبب ہمارے دل اس قدر زَنگ آلود ہو چکے ہیں کہ ہم پر نصیحت (Advice) کی کوئی بات اثر انداز نہیں ہوتی ۔ یاد رکھئے! اگر ہم بے خوف ہو کر اپنی زندگی یُونہی گناہوں میں بسر کرتے رہے تو ایسا نہ ہو کہ بروزِ قیامت ہمارا حشر بھی ایسے مجرموں کے ساتھ ہو جنہوں نے اپنی زندگی ربِّ کریم اور اس کے پیارے رسولِ عظیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نافرمانی اور نیک اعمال سے دُور رہ کر گزاری ہو گی، ایسے لوگ بروزِ قیامت اللہ پاک کی رحمت سے محروم ہوں گے، گناہوں کی وجہ سے ان کے چہرے سیاہ ہو جائیں گے، یہ لوگ قیامت کے دن اِدھر اُدھر بھاگتے پھریں گے مگر کوئی ان کا حامی و مددگار نہ ہو گا، چنانچہ اس کیفیت کو پارہ 30 سُوْرَۂ عَبس آیت نمبر 33 تا 37 میں یوں بیان کیا گیا ہے:

فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ﴿۳۳﴾ یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْهِ ﴿۳۴﴾ وَ اُمِّهٖ وَ اَبِیْهِ ﴿۳۵﴾ وَ صَاحِبَتِهٖ وَ بَنِیْهِ ﴿۳۶﴾ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ یَوْمَىٕذٍ شَاْنٌ یُّغْنِیْهِ ﴿۳۷﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: پھر جب آئے گی وہ کان پھاڑنے والی چنگھاڑ اس دن آدمی بھاگے گا اپنے بھائی اور ماں اورباپ اور جورو(بیوی) اور بیٹوں سے ان میں سے ہر ایک کو اس دن ایک فکر ہے کہ وہی اسے بس ہے۔

یہاں تک کہ ان مجرموں کو گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا، پارہ 16 سورۂ مریم آیت نمبر 86 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَّ نَسُوْقُ الْمُجْرِمِیْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا ﴿۸۶﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اور مجرموں کو جہنّم کی طرف ہانکیں گے پیاسے

ایسے گنہگاروں کو جہنم (Hell) میں دردناک عذاب دیا جائے گا چنانچہ پارہ 11 سورہ یونس آیت نمبر 27 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ الَّذِیْنَ كَسَبُوا السَّیِّاٰتِ جَزَآءُ سَیِّئَةٍۭ بِمِثْلِهَاۙ وَ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌؕ مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍۚ كَاَنَّمَاۤ اُغْشِیَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّیْلِ مُظْلِمًاؕ اُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۷﴾	ترجَمۂ کنزالایمان: اور جنہوں نے برائیاں کمائیں تو برائی کا بدلہ اسی جیسا اور ان پر ذلت چڑھے گی انہیں اللہ سے بچانے والا کوئی نہ ہو گا گویا ان کے چہروں پر اندھیری رات کے ٹکڑے چڑھا دیے ہیں وہی دوزخ والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان آیاتِ کریمہ سے معلوم ہوا کہ جو دُنیا میں گناہوں میں مُبتلا ہو گا بروزِ قیامت ایسے لوگوں سے ان کے ماں باپ، اولاد، بھائی اور گہرے دوستوں میں سے کوئی بھی ان کا مددگار نہ ہو گا۔ ایسے بدنصیبوں کو گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ ایسے مجرموں (Criminals) کا

اگر ایمان سلامت نہ رہا تو ان کا ٹھکانا ہمیشہ ہمیشہ کیلئے دوزخ بنا دیا جائے گا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اب تو خوابِ غفلت سے بیدار ہو جانا چاہئے اور مرنے کے بعد گناہگاروں کا حال سُن کر ڈر جانا چاہئے اور پکی سچی توبہ کر کے نیکیوں میں مشغول ہو جانا چاہئے۔ **افسوس صد افسوس!** ہمارے مُعاشرے میں لوگ دن رات دوسروں کے خوف سے تو چُھپ چُھپ کر گناہ کرتے ہیں کہ کہیں میرے دوستوں اور گھر والوں کو نہ معلوم ہو جائے لیکن اُس رَبِّ کریم سے نہیں ڈرتے جو رات کی تاریکی میں بھی ہمارے حال سے ہر وقت باخبر ہے اور گناہ کرتے وقت ہمیں اس بات کا بھی خوف نہیں رہتا کہ بروزِ قیامت تمام اہلِ محشر کے سامنے گناہوں سے بھرپور نامۂ اعمال پڑھ کر ہمیں سنانا پڑے گا جہاں وہ لوگ بھی ہوں گے کہ دنیا میں جن کے دلوں میں ہماری عزت و اہمیت تھی۔ اے کاش! اس وقت کی بدنامی اور شرمندگی سے بچنے کیلئے ابھی سے ہمیں خوفِ خدا کی دولت نصیب ہو جائے۔ اے کاش! ہم گناہوں سے دور رہنے میں کامیاب ہو جائیں۔ اے کاش! ہم ہر لمحہ نیکیوں میں بسر کرنے والے بن جائیں۔ اے کاش! قیامت کے ہولناک دن کو ہمیشہ یاد رکھنے والے بن جائیں۔ اگر ہمیں خوفِ خدا کی دولت نصیب ہو جائے تو اِنْ شَآءَ اللهعَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے گناہوں سے بچنے کا ذہن بن جائے گا۔ ہمارے بُزرگانِ دین تو ایسے تھے کہ دن رات نیکیوں میں بسر کرتے، ان کے جسم (Body) کا ہر ہر حصہ ربِّ کریم کے خوف اور اس کی مَحبَّت سے سرشار رہتا پھر بھی وہ اپنے اعمال کو کافی نہ سمجھتے اور خوفِ خدا سے خوب آنسو بہایا کرتے تھے، چنانچہ

معلوم نہیں میرا ٹھکانا جنّت ہو گا یا جہنم!

حضرت سَیِّدُنا مالک بن دِینار رَحۡمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیۡه نے مقامِ جبانہ پر حضرت سعدون رَحۡمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیۡه کو دیکھا تو ان سے حال پوچھا۔ انہوں نے فرمایا: اے مالک! اس شخص کا حال کیا ہو گا جس کی صبح و شام ایسے طویل سفر میں بسر ہو جس میں کوئی سامانِ سفر اور زادِ راہ موجود نہ ہو اور اُسے بندوں کے درمیان عدل و انصاف فرمانے والے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں کھڑا کیا جائے گا۔ یہ کہہ کر وہ زور زور

سے رونے لگے، حضرت مالک بن دِینار رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں، میں نے ان سے رونے کی وجہ پوچھی؟ تو فرمایا: میں دنیا کی حرص پر نہیں رو رہا اور نہ ہی موت کے خوف اور مصیبت نے مجھے رُلایا ہے بلکہ میں تو اپنی زندگی کے اس دن پر رو رہا ہوں جس میں کوئی اچھا عمل نہیں کر سکا، خُدا کی قسم! مجھے تو زادِ راہ کی کمی، کامیابی سے دُوری اور دُشوار گزار گھاٹی (Valley) نے رُلایا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ میں جنّت میں جاؤں گا یا جہنَّم میں۔ حضرت مالک بن دِینار رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں، میں نے یہ حکمت بھرا کلام سُن کر کہا: لوگ تو آپ کو مجنوں سمجھتے ہیں۔ تو انہوں نے فرمایا کہ تم بھی دنیا والوں کی طرح دھوکے میں مُبتلا ہو گئے؟ اگرچہ میرے اندر جنّتیوں والی کوئی اور خوبی نہیں لیکن میرے دل، رَگوں، گوشت، خون اور ہڈیوں میں اللہ پاک کی مَحَبَّت سَرایت کر چکی ہے۔ میں اللہ کریم کی مَحَبَّت میں گرفتار ہو کر دیوانہ بن گیا ہوں۔ (حدائق الاولیاء، ۲/۲۲۲)

رہوں مَست و بے خود میں تیری وِلا میں
پِلا جام ایسا پِلا یا الٰہی

(وسائلِ بخشش ص ۱۰۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے معلوم ہوا کہ ہمارے بُزرگانِ دِین رَبِّ کریم کے خوف سے کس قدر گِریہ وزاری فرماتے تھے اور دن رات نیکیوں میں مشغول رہنے کے باوجود بھی اپنے اعمال کو کافی نہ سمجھتے تھے، ان نیک لوگوں کی عاجزی وانکساری کی شان بیان کرتے ہوئے کسی نے پنجابی زبان میں کیا خوب کہا ہے:

راتیں زاری کر کر روندے، نیند اَکھیں دی دھوندے
فجریں اَو گنہار کہاندے، سب تھیں نِیویں ہوندے

(یعنی وہ ایسے نیک بندے ہیں جن کی راتیں گریہ وزاری کرتے گزرتی ہیں، جس کے سبب ان کی نیندیں اُڑ جاتی ہیں اس کے باوُجود جب صبح ہوتی ہے تو لوگوں کے سامنے اپنے آپ کو سب سے بڑھ کر گناہ گار تصوُّر کرتے ہیں۔)

لیکن افسوس! ہماری حالت یہ ہے کہ ایک تو ہم نیک عمل کرتے نہیں اگر کوئی عمل کر بھی لیں تو کوشش یہ ہوتی ہے کہ کسی طرح لوگ مجھے دیکھ لیں تاکہ میری نیک نامی ہو۔ یاد رکھئے! رِیاکاری کے ساتھ کیا جانے والا عمل ہرگز قابلِ قبول نہیں، لہٰذا ہر نیک عمل سے پہلے اپنی نِیَّت پر اچھی طرح غور کر لینا چاہیے کہ اُس سے مقصود ربِّ کریم کی رِضا ہے یا مال وزَر کا حُصُول یا کوئی اور دُنیاوی فائدہ؟ بد قِسمتی سے آج کل ہماری عِبادات سے اِخْلَاص رُخصت ہوتا جارہا ہے، نماز پڑھتے ہیں تو اس لئے کہ لوگ ہمیں نمازی کہیں۔ صدقہ وخیرات کرتے ہیں تو اس لئے کہ لوگوں میں ہماری سخاوت کے چرچے ہوں۔ حج و عمرہ کرنے کے بعد یہ خواہش ہوتی ہے کہ لوگ مجھے حاجی صاحب کہہ کر بلائیں۔ گھر میں بات بات پر جھگڑا کریں لیکن باہر والوں سے حُسنِ اخلاق (Politely) سے اس لئے پیش آتے ہیں کہ لوگوں میں بااخلاق مشہور ہو جائیں۔ یاد رکھئے! جن نیک کاموں کو زِنْدگی بھر ہم اپنے لیے توشۂ آخرت اور نَجات کا ذَرِیْعہ سمجھتے رہے ایسا نہ ہو رِیاکاری کی وجہ سے یہ سب برباد ہو جائیں اور قیامت کے دن حسرت وندامت کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئے۔ آیئے! رِیاکاری کی مذمت پر 2 فرامینِ مصطفےٰ سنئے اور اس باطنی مرض سے بچنے کی کوشش بھی کیجئے، چنانچہ

1. ارشاد فرمایا: جنّت کی خُوشبو پانچ سو (500) برس کی مُسافت (یعنی دُوری) سے سُونگھی جاسکتی ہے مگر آخرت کے عمل سے دُنیا طلب کرنے والا اُسے نہ پاسکے گا۔ (کنز العمال، کتاب الاخلاق، قسم الاقوال، حرف الراء الریاء، ۲/۱۹۰، جز۳، حدیث: ۷۴۸۹)
2. ارشاد فرمایا: جو شہرت کیلئے عمل کرے گا، اللہ پاک اُسے رُسوا کرے گا، جو دِکھاوے کیلئے عمل کرے گا، اللہ پاک اسے عذاب دے گا۔ (جامع الاحادیث للسیوطی، قسم الاقوال، ۷/۴۴، حدیث: ۲۰۷۴۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ ریاکاری کرنے والے بدنصیب کو جنّت کی خوشبو بھی نہیں پہنچے گی۔ ایسے بدعمل کو بروزِ قیامت ذلیل ورُسوا کیا جائے گا اور اسے سخت عذابِ الٰہی سے دوچار ہونا پڑے گا۔ یاد رہے! ریاکاری سے دنیا میں نیک نامی اور فوائد تو مل سکتے ہیں مگر آخرت میں ایسے عمل کی کوئی جزا نہیں ہوگی۔ لہٰذا اپنے دل سے لوگوں کی تعریفیں سننے کی خواہش نکال دیجئے۔ ہر وقت قبر و حشر کی ہولناکیوں اور جہنَّم کی کڑی سزاؤں کو ذہن نشین رکھئے۔ صرف رِضائے الٰہی کیلئے عمل کیجئے اور بُزرگانِ دِین کی سیرت کو زندگی کے ہر گوشے میں اپنے لئے مشعلِ راہ بنایئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے خوفِ خدا کی دولت نصیب ہوگی۔ اللہ پاک کے مقرب بندوں کی عملی حالت بیان کرتے ہوئے ایک بزرگ فرماتے ہیں: وہ لوگ (کثرت سے نیکیاں کرنے کے باوجود اس کی خفیہ تدبیر سے) خوف زدہ رہتے اور تم تفریط (یعنی گناہوں میں ڈوبنے کے باوجود) بے خوف رہتے ہو۔ وہ مبارک ہستیاں نیکیوں کے باوجود رویا کرتی تھیں اور تم بے کار رہ کر بھی ہنستے ہو۔ وہ لوگ بیمار رہنے کے باوجود رات بھر (عبادت کے لئے) شب بیداری کرتے اور تم تندرست ہو کر بھی پڑے سوتے رہتے ہو۔ وہ درست راہ چلا کرتے اور تم غضب کی شاہراہوں پر دوڑتے چلے جارہے ہو۔ (حدائق الاولیاء، ۲/۲۲۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی آج ہماری عملی حالت بہت خراب ہوچکی ہے، خوفِ خدا ہمارے دلوں سے ختم ہوچکا ہے اور ہم اپنے بزرگوں کے طریقے سے بالکل دُور ہوتے جارہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج عورتوں کی آزادی اور عورتوں کو مردوں کے شانہ بشانہ چلنے کے نعرے نے ہماری نوجوان نسل کو تباہ و برباد کردیا ہے۔ فیشن پرستی اور بے حیائی اس قدر بڑھ چکی ہے، ہر گلی محلے بلکہ گھر گھر میں بے حیائی کے دل سوز نظارے ہیں، مخلوط تعلیمی (Co-Education) اداروں، ہسپتالوں، دفتروں اور تفریح گاہوں میں مردوں اور عورتوں کا اِختلاط (میل جول) عام ہوچکا ہے، اسی میل جول کے سبب مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آج

www.dawateislami.net

ہماری نوجوان نَسل گرل فرینڈ (Girlfriend) اور بوائے فرینڈ (Boyfriend) کے مَنْحُوس چکّر میں پھنس کر کس طرح اپنی شرم وحیا سے ہاتھ دھو بیٹھی ہے یہ کسی پر مخفی نہیں، آج ایک باپ اپنی جوان بیٹی کو خود بازاروں کی رونق بناتا ہے، شوہر اپنی بیوی کو بنا سنوار کر لوگوں کی بدنگاہیوں کا ذریعہ بناتا ہے، بھائی ہے تو وہ اپنی بہن کو بے پردگی سے روکنے کیلئے کوشش تک نہیں کرتا۔

دن لہو میں کھونا تجھے شب صبح تک سونا تجھے
شرمِ نبی خوفِ خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

(حدائق بخشش، ص۱۱۱)

شعر کی مختصر وضاحت: اے غافل مسلمان تیرے دن کھیل کُود میں بسر ہوتے ہیں اور راتیں تُو یادِ الٰہی سے غفلت میں گنوا دیتا ہے، نہ تو تجھے خوفِ خدا ہے کہ مرنے کے بعد اللہ پاک کی بارگاہ میں حاضر ہونا ہے اور نہ ہی اپنے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے شرم وحیا آتی ہے کہ بروزِ محشر انہیں بھی مُنہ دکھانا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پہلے جب یہ نَعْرہ بُلَنْد ہوا کہ مرد وعورت شانہ بشانہ چلیں تو اس کی نحوست نے گھر کی چار دیواری میں مَحفوظ عورت کو باہر لا کھڑا کیا اور اب مَغرِب سے چلنے والا یہ جملہ لیڈیز فرسٹ (Ladies First) یعنی **"پہلے خواتین"** ہاں بھی آ پہنچا۔ پہلے کندھے سے کَندھا ملا کر کھڑا کیا تھا اب ایک قدم آگے پہنچا کر مزید بے باکی وبے حیائی میں اضافہ کر دیا، عورت سمجھی اس جُملے کے ذریعے مجھے عِزت دی جا رہی ہے حالانکہ اس جُملے کا مَقْصَد عورتوں کو کسی قِسم کی عِزت دینا نہیں بلکہ صِنْفِ نازُک کو بے وُقُوف بنا کر اس کے حُسْن وجَمال کو اپنے مالی فَوائد کے حُصُول کا ذَرِیعہ بنانا ہے۔ جس کا مُظاہَرہ فیشن شوز، بل بورڈز (Billboards) اور اِشْتِہارات کے ذریعے سرِ عام ہوتا ہے۔

آج اسلام کے دُشمن عورت کی عزت وعصمت کو خراب کرنے کیلئے جھوٹی ہمدردی ظاہر کر کے بے

حیائی کو فیشن، بے پردگی کو مساوات، عورت کی عزّت کے تحفظ کے بارے میں جو احکامِ شریعت بیان ہوئے اس کو "قید" سمجھ کر، پردے سے مُتَعَلّق اسلامی احکامات کی خلاف ورزی کو آزادی اور عورت کو ہَوَس بھری نگاہوں کی زَد پر لانے کو ترقی قرار دے کر عورتوں کے حقوق کا ڈھنڈورا پیٹ رہے ہیں۔
یادرکھئے! ہَوَس کے ان پُجاریوں کی مثال اُن بھوکے بھیڑیوں جیسی ہے جنہوں نے بکریوں کے حق میں جلوس نکالا کہ بکریوں کو آزادی دو، بکریوں کے حقوق مارے جارہے ہیں، اُنہیں گھروں میں قید کر کے رکھا گیا ہے۔ یہ سُن کر بہت سی جوان اور جذباتی بکریاں بھیڑیوں کو اپنا ہمدرد سمجھ بیٹھیں اور ان کی بولی بولنے لگیں، ایک عقلمند بوڑھی بکری نے انہیں سمجھانے کی کوشش کی کہ بھیڑیئے ہمارے دُشمن ہیں، ان کی باتوں میں مت آؤ! چار دِیواری میں تمہیں جو تحفظ حاصل ہے آزادی ملتے ہی اسے شدید خطرات لاحق ہو جائیں گے مگر نوجوان بکریوں نے اس کی ایک نہ سُنی اور اپنے خیر خواہ کو بد خواہ اور بد خواہوں کو خیر خواہ سمجھ کر آزادی آزادی کے نعرے لگانے شروع کر دیئے، مجبوراً مالک نے اُنہیں آزاد کر دیا۔ بکریاں بہت خوش ہوئیں اور اُچھلتی کُودتی چار دِیواری سے باہر بھاگیں مگر یہ کیا! ابھی تو آزادی کی فضا میں کھل کر سانس بھی نہیں لیا تھا کہ بھیڑیوں نے ہَلّہ بول کر اُنہیں چیر پھاڑ کر رکھ دیا۔

سیکھنے کا مدنی پھول: مسلمان خواتین کو چاہئے کہ حقیقت کی عکّاسی کرتی ہوئی اس فرضی حکایت کو نظر انداز نہ کریں اور اسلام نے اُنہیں عزّت و آبرو کی حفاظت کیلئے چادر کی صورت میں جو خیمہ اور چار دیواری کی صورت میں جو قلعہ عطا فرمایا ہے خُدارا! اُسے غنیمت جانیں اور اس قلعہ و خیمہ سے باہر نکلنے اور اپنے ساتھ شانہ بہ شانہ چلنے کی دعوت دینے والے بھیڑیوں کو بکری بن کر اپنا خیر خواہ ہر گز نہ سمجھیں، آج عورتوں کے حقوق کی بات کرنے والے در حقیقت عورتوں تک پہنچنے کی آزادی چاہ رہے ہیں، انہیں عورتوں کے حقوق کی نہیں بلکہ اپنی غلیظ پیاس بُجھانے کی فکر ہے اے کاش! کوئی سمجھے!!!

چادر وچار دیواری کی ضرورت و اہمیت جاننے کے لئے امیر اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ **کی پردے**

کے **موضوع** پر لکھی جانے والی انمول اور مایہ ناز کتاب "**پردے کے بارے میں سُوال جواب**" اور مکتبۃ المدینہ کی کتاب "**فیضانِ سورۂ نور**" خود بھی پڑھئے اور بالخصوص ہمارے گھر کی اسلامی بہنوں کو ان کا مطالعہ کرنے کا ذہن دِیجئے۔

افسوس صد افسوس! آج ہمارے دفتروں، بینکوں اور ہسپتالوں غرض جہاں جائیں بِالْخُصُوص اِسْتِقْبَالِیَہ (Receptions) پر مَاڈرن لڑکیوں کو ہی رکھا جاتا ہے تاکہ لوگوں کی توجہ حاصل کرکے اپنے کاروبار کو ترقّی دی جائے، اب تو بے حیائی اس قدر بڑھ چکی ہے کہ نوجوان عورتوں سے ہاتھ مِلانے تک کو بُرا مَحْسُوس نہیں کیا جاتا اور بڑی ڈھٹائی اور بے باکی سے یہ کہا جاتا ہے کہ ماڈرن دور ہے سب چلتا ہے۔ ایسے ماڈرن لوگوں کو جھنجھوڑنے، اِنہیں خوابِ غفلت سے جگانے، فیشن کے نام پر بے ہودگی اور بے حیائی کے سیلاب سے نکالنے اور دل میں خوف پیدا کرنے کیلئے آیئے! فیشن پرستی کی مذمت پر ایک روایت سُنئے، چنانچہ

ناجائز فیشن کرنے والوں کا انجام

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: (مِعراج کی رات) میں نے کچھ مَردوں کو دیکھا جن کی کھالیں آگ کی قَینچیوں سے کاٹی جارہی تھی، میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ جبرئیلِ امین (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) نے بتایا: یہ لوگ ناجائز اَشیاء سے زِینت حاصل کرتے تھے۔ اور میں نے ایک بدبودار گڑھا دیکھا جس میں شوروغَوغا برپا تھا، میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ تو بتایا: یہ وہ عورتیں ہیں جو ناجائز اَشیاء سے زِینت حاصل کرتی تھیں۔ (تاریخ بغداد، ۱/۴۱۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! لرز اٹھئے! اور رب عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں توبہ کیجئے کہیں ایسا نہ ہو کہ فیشن کرتے کرتے ہماری زندگی بھی ختم ہوجائے اور ہمارے ساتھ بھی اللہ نہ کرے ایسا ہو۔ افسوس صد افسوس! فی زمانہ بعض نادان والدین خود اپنے بچّوں کو فیشن ایبل بنانے کے لئے ایسے اسکولوں،

www.dawateislami.net

کالجوں میں تعلیم (Education) دلواتے ہیں جہاں دنیا کی رنگینیوں اور بے حیائیوں کی تعلیم معاذاللہ اِہتمام کے ساتھ دی جاتی ہو، جہاں باقاعدہ میوزک اور ڈانس کی کلاس ہوتی ہو، ایسی گئی گزری سوچ کے مالک بعض نادان اپنی اولاد کو سنّتوں بھرے اجتماعات میں جانے، داڑھی رکھنے، نمازیں پڑھنے سے روکتے ہیں کہ ہمارا بچہ مولوی بن جائے گا، سر پر عمامہ باندھ لے گا، رات کو اُٹھ کر تہجد پڑھنے لگے گا، دوسرے مسلمانوں کو نیکی کی دعوت دینے والا بن جائے گا اور ہم پر بھی گناہوں کی ساری پابندیاں لگا دے گا، اس معاشرے میں جہاں ایسے نادان ہیں کہ دِین کے معاملے میں اپنے بچوں کو ظلم وستم کا نشانہ بناتے ہیں، وہیں اس فتنوں سے بھرپور دور میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایسے والدین بھی موجود ہیں جو شریعت کے حکم پر اپنا سر جھکا کر ہمت وحوصلے کے ساتھ معاشرے کے طعنوں کو برداشت کرتے ہیں اور اپنی اولاد کی اصلاح اور ان کی اسلامی طریقے سے مدنی تربیت کر کے اپنی اور ان کی آخرت بہتر بنانے کیلئے کوشاں ہیں، یہی وجہ ہے کہ ان مدنی ذہن رکھنے والوں کی اولاد میں کوئی حافظِ قرآن بنتا ہے، کوئی قارِیِ قرآن بننے کی سعادت پاتا ہے، کوئی نیکی کی دعوت عام کرنے والا مبلغِ دعوتِ اسلامی بنتا ہے، تو کوئی عِلْمِ دِیْن کی روشنی پھیلانے والا عالمِ دین اور مفتی بن کر اُمَّتِ محبوب کی شرعی رہنمائی کرتا ہے۔ جن ماں باپ کے بچے اس انداز سے دِین کی خدمت کر رہے ہوں وہ اس حقیقت سے بخوبی واقف ہوں گے کہ ڈاکٹر و انجینئر وغیرہ بنانے کے فوائد (Benefits) محض دنیا تک ہی محدود ہوتے ہیں جبکہ نیک اولاد والدین کی وفات کے بعد بھی فائدہ مند ثابت ہوتی ہے، چنانچہ

حضرت سَیِّدُنا بُرَیدہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ دو عالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جس نے قرآن پڑھا اور اسے سیکھا اور اس پر عمل کیا اس کے والدین کو قیامت کے دن نور کا ایک ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی چمک سورج کی طرح ہوگی اور اس کے والدین کو دو حُلّے پہنائے جائیں گے جن کی قیمت یہ دُنیا ادا نہیں کر سکتی تو وہ پوچھیں گے، ہمیں یہ لباس کیوں

پہنائے گئے ہیں؟ ان سے کہا جائے گا: تمہارے بچوں کے قرآن کو تھامنے کے سبب۔ (مستدرک ،کتاب فضائل القرآن، باب من قرا القرآن وتعلمه الخ، رقم: ۲۱۳۲، ۲/ ۲۷۸) ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا کہ بے شک اللہ پاک ایک نیک بندے کا درجہ جنّت میں بلند فرمائے گا تو وہ کہے گا کہ اے میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ! مجھے یہ مرتبہ کیسے ملا؟ تو اللہ پاک فرمائے گا کہ تیرے بیٹے نے تیرے لیے مغفرت کی دعا مانگی ہے۔

(مشکاۃ المصابیح، کتاب الدعوات، باب الاستغفار والتوبۃ، حدیث: ۲۳۵۴، ۱/ ۴۴۰)

مری آنے والی نسلیں تیرے عشق ہی میں مچلیں انہیں نیک تُو بنانا مدنی مدینے والے!

(وسائلِ بخشش، ص۴۲۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ جن کی اَوْلاد نیک اور قرآن و سُنَّت پر عمل کرنے والی اور حافظِ قرآن ہو گی اِنہیں بروزِ قیامت ایسا قیمتی تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی سورج کی طرح ہو گی، ایسے خوش نصیبوں کو بیش قیمت (یعنی قیمتی) لباس پہنایا جائے گا۔ جنّت میں ان کے درجات بلند کیے جائیں گے۔ لہٰذا ہمیں خود بھی نیک اعمال کرنے چاہئیں، تلاوتِ قرآنِ کریم کا معمول بنانا چاہیے، اپنے دل میں خوفِ خدا پیدا کرنے کی کوشش کرنی ہو گی اور اپنی اولاد کی مدنی تَربِیَت کرتے ہوئے انہیں بھی اِبتدا سے خوفِ خدا کا ذہن دینا ہو گا کہ اگر بچپن ہی سے خوفِ خدا کی دولت نصیب ہو گئی تو زندگی بھر گناہوں کی دَلْدَل میں پھنسنے سے اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کریں گے۔ آیئے! بچوں میں خوفِ خدا پیدا کرنے کیلئے اس بارے میں ایک ایمان افروز حکایت سنئے، چنانچہ،

حقیقی مَدَنی مُنّے کا خوفِ خدا

ایک 4 سالہ حقیقی مَدَنی مُنّا سیِّدزادہ سرِ بازار زارو قطار رو رہا تھا، کسی صاحِب نے اٰلِ رسول کی خدمت کے جذبے سے سرشار ہو کر عرض کی: شہزادے! کیا بات ہے؟ اگر کسی چیز کی ضَرورت ہو تو حکم

فرما دیجئے ابھی حاضِر کرتا ہوں۔ یہ سُن کر مَدَنی مُنّے کے رونے کی آواز اور بُلند ہو گئی اور کہا: چچا جان! اللہ پاک کے غضب اور عذابِ جہنَّم کے خوف سے دل بیٹھا جا رہا ہے! اُن صاحِب نے شَفقت سے عرض کی: شہزادے! آپ بہُت ہی کمسِن ہیں، ابھی سے اِتنا خوف کیسا؟ اطمینان رکھئے! بچّوں کو عذاب نہیں دیا جائے گا۔ یہ سُن کر مَدَنی مُنّے کا خوف مزید نُمایاں ہو گیا اور روتے ہوئے بولا: چچا جان! میں نے دیکھا ہے کہ بڑی لکڑیاں سُلگانے کیلئے ان کے گرد چھوٹی چھوٹی لکڑیاں (Sticks) چُن دی جاتی ہیں، چھوٹی لکڑیاں جلدی سے آگ پکڑ لیتی ہیں اور ان کی بدولت پھر بڑی لکڑیاں بھی جل اُٹھتی ہیں! میں ڈرتا ہوں کہ ابوجَہل اور ابولَہَب جیسے بڑے بڑے غیر مسلموں کو جہنَّم میں جلانے کیلئے چھوٹی لکڑیوں کی جگہ کہیں مجھے آگ میں نہ ڈال دیا جائے! (انیس الواعظین ص ۷۵، بِتغیُّر)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس نصیحت آموز واقعے کو سُن کر خوفِ خدا سے لرز جائیے کہ وہ ایک چھوٹا سا بچہ ہو کر بھی جہنم کے خوف سے آنسو بہا رہا ہے اور ہم بچپن تو کیا جوانی بلکہ بعض تو بُڑھاپے کی اُس **منزل** پر پہنچ کر بھی گناہوں سے باز نہیں آتے کہ جس کے بعد آخری منزل یعنی **قبر کا خوفناک گڑھا** ہے، عذابِ الٰہی کی وعیدیں سُن کر بھی نہیں گھبراتے، اگر کوئی سُنَّتوں کا پیکر اسلامی بھائی ہمیں سمجھائے تو اس کی بات کو بالکل اہمیت نہیں دیتے، بعض تو ایسے منہ پھٹ ہوتے ہیں کہ بڑی دلیری کے ساتھ اسے یہ کہہ کر چُپ کرا دیتے ہیں کہ مولانا صاحب ہمیں مت سمجھاؤ ہمیں اپنی قبر میں جانا ہے تمہیں اپنی قبر میں، ہمارے ساتھ **جو ہو گا دیکھا جائے گا**۔ الامان والحفیظ!۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذرا سوچئے تو سہی ہم کس طرح خود کو جھوٹی تسلّی دے رہے ہیں کہ **جو ہو گا دیکھا جائے گا**، اگر ہماری بُرائیوں کے سبب قبر (Grave) میں سانپ اور بچھو آگئے تو کیا دیکھا جائے گا؟ ہماری بد اعمالیوں کی وجہ سے قبر میں آگ بھڑکا دی گئی تو کیا دیکھا جائے گا؟ مرتے وقت ایمان کی دولت

www.dawateislami.net

چھین لی گئی تو کیا دیکھا جائے گا؟ گانے باجوں کی نحوست سے کانوں میں اگر پگھلا ہوا سیسہ ڈال دیا گیا تو اس وقت کیا دیکھا جائے گا؟ بد نگاہی کرنے والوں کی آنکھوں میں آگ کی سلائیاں پھیری گئیں تو کیا دیکھا جائے گا؟ آج اگر ہمارے پاؤں میں کانٹا چُبھ جائے، ہاتھ پر چُھری لگ جائے یا پاؤں میں ٹھوکر لگ جائے تو مارے درد کے چیخ اُٹھتے ہیں تو پھر جہنّم کے عذاب کے بارے میں آخر یہ کیوں کہتے ہیں کہ **"جو ہو گا دیکھا جائے گا"**۔ لہٰذا **"جو ہو گا دیکھا جائے گا"** والی غلط سوچ کو اپنے دل و دماغ سے نکال کر خوابِ غفلت سے بیدار ہو جانا چاہئے، اپنے دل میں رَبِّ کریم کا خوف پیدا کرنا ہو گا، کیونکہ **خوفِ خدا رکھنے والے** اللہ و رسول کے محبوب ہوتے ہیں، **خوفِ خدا رکھنے والے** گناہوں سے محفوظ رہتے ہیں، **خوفِ خدا رکھنے والے** خوشحال زندگی بسر کرتے ہیں، **خوفِ خدا رکھنے والوں** سے مخلوقِ خدا مَحبَّت کرنے لگتی ہے۔ آیئے! خوفِ خدا کے فضائل پر مشتمل (3) فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنئے، چنانچہ

- ارشاد فرمایا: اللہ کریم اپنے اس بندے سے مَحبَّت رکھتا ہے جو مُتَّقی یعنی پرہیز گار اور اللہ پاک سے ڈرنے والا ہو، لوگوں سے بے پروا ہو اور اپنے گرد لوگوں کی ریل پیل کی خواہش رکھنے والا نہ ہو بلکہ گوشہ نشین ہو۔ (صحیح مسلم، کتاب الزھد و الرقائق، الحدیث: ۷۴۳۲، ص ۱۲۱۲)
- ارشاد فرمایا: اللہ کریم فرمائے گا کہ اُسے آگ سے نکالو، جس نے مجھے کبھی یاد کیا ہو یا کسی مقام میں میرا خوف کیا ہو۔ (شعب الایمان، باب فی الخوف من اللہ تعالیٰ، ۱/۴۶۹، حدیث: ۷۴۰)
- ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ کریم سے ڈرتا ہے، ہر چیز اُس سے ڈرتی ہے اور جو اللہ کریم کے سِوا کسی اور سے ڈرتا ہے تو اللہ کریم اسے ہر شے سے خوف زَدہ کرتا ہے۔ (شعب الایمان، باب فی الخوف۔۔۔الخ، ۱/۵۴۱، حدیث: ۹۷۴)

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "بعدِ فجر مَدَنی حلقہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کی خُفیہ تدبیر، اس کی بے نیازی، اُس کی ناراضی، اس

کی گرِفت (پکڑ) اور اس کی طرف سے دیئے جانے والے عذاب سے ڈرتے ہوئے گناہوں سے توبہ کیجئے اور نیک اعمال کی طرف راغب ہو جایئے اور توبہ پر اِسْتِقامت پانے اور نیکیوں کا ذِہن بنانے کیلئے نیک لوگوں کی صحبت حاصل کرنا بے حد ضروری ہے کیونکہ نیک لوگوں کی صُحبت اِختیار کرنا بڑی برکتوں کا باعث ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول اچھی صحبت پانے کا بہترین ذریعہ ہے، ہم بھی اس مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر 12 مدنی کاموں میں عملی طور پر شامل ہوں۔ بعدِ فجر مدنی حلقے میں اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ 3 آیاتِ قرآنی کی تلاوت مع تَرْجَمۂ کنزالایمان و تفسیر خزائنُ العرفان / تفسیر نورُالْعرفان / تفسیر صِراطُ الجنان، درسِ فیضانِ سُنَّت (4 صفحات) اور آخر میں شَجْرہ قادِریہ، رَضَویہ، ضیائیہ، عطاریہ بھی پڑھا اور سُنا جاتا ہے، اس کے بعد شجرے کے کچھ نہ کچھ اَوْراد و وظائف اور اِشراق و چاشت کے نوافل پڑھنے کی بھی ترکیب ہوتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شجرہ شریف پڑھنے کی بہت برکتیں ہیں کیونکہ اس میں کئی بُزرگانِ دین کا ذکرِ خیر موجود ہے، جن کا تذکرہ باعثِ رحمت ہے۔

حضرت سیِّدُنا سُفْیان بن عُیَیْنہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں کہ نیک لوگوں کے ذِکر کے وقت رحمت نازل ہوتی ہے۔ (حِلْیَةُ الْاَوْلِیَاء، ۷/۳۳۵، رقم ۱۰۷۵۰)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بُزرگانِ دِین کے ذکرِ خیر پر مُشتمل اس مبارک شجرے کی برکت سے مُشکلیں حل ہوتیں اور بگڑے کام سنورتے ہیں۔ آیئے! بطورِ ترغیب ایک مدنی بہار سنئے اور جھومئے، چنانچہ

گھریلو جھگڑے ختم ہو گئے

بابُ المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کے گھر میں ناچاقیوں نے ڈیرے ڈال رکھے تھے۔ آئے دن لڑائی جھگڑوں کا سلسلہ رہتا جس کی وجہ سے گھر کا سُکون برباد ہو جاتا تھا، وہ اس صورتِ حال سے سخت پریشان تھی، گھر میں امن قائم ہونے کی کوئی راہ دکھائی نہ دیتی تھی۔ اسی دوران پیر و مُرشد امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَه کی توجُّہ سے انہیں شجرۂ عالیہ پڑھنے کا خیال آیا۔ بس پھر کیا تھا! اُنہوں نے شجرہ عالیہ کو

گھریلو ناچاقیاں دور کرنے کی نِیَّت سے پڑھنا شروع کر دیا۔ شجرۂ عالیہ پڑھنے کی برکت سے ان کے گھریلو جھگڑے ختم ہوگئے اور گھر امن کا گہوارہ بن گیا۔

مشکلیں حل کر شہِ مُشکل کُشا کے واسطے کر بلائیں رَد شہیدِ کربلا کے واسطے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جنّت کا دروازہ کھلتا ہے یا دوزخ کا؟

حضرت سَیِّدُنا سَرُوقُ الاَجُوع تابعی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اتنی لمبی نماز ادا فرماتے کہ ان کے پاؤں سُوج جایا کرتے تھے اور یہ دیکھ کر ان کے گھر والوں کو ان پر ترس آتا اور وہ رونے لگتے۔ ایک دن ان کی والدہ نے کہا: میرے بیٹے! تُو اپنے کمزور جسم کا خیال کیوں نہیں کرتا؟ اس پر اتنی مشقت کیوں لادتا ہے؟ تجھے اس پر ذرا رحم نہیں آتا؟ کچھ دیر کے لئے آرام کر لیا کرو، کیا اللہ تعالیٰ نے جہنم کی آگ صرف تیرے لئے پیدا کی ہے کہ تیرے علاوہ کوئی اور اس میں نہیں جائے گا؟ انہوں نے جواباً عرض کی، امی جان! انسان کو ہر حال میں مجاہدہ کرنا چاہیے کیونکہ قیامت کے دن دو ہی باتیں ہوں گی، یا تو مجھے بخش دیا جائے گا یا پھر میری پکڑ ہو جائے گی، اگر میری مغفرت ہوگئی تو یہ محض اللہ پاک کا فضل اور اس کی رحمت ہوگی اور اگر میں پکڑا گیا تو یہ اس کا عدل ہوگا، لہٰذا اب میں آرام نہیں کروں گا اور اپنے نفس کو مارنے کی پوری کوشش کرتا رہوں گا۔ جب ان کی وفات (Death) کا وَقْت قریب آیا تو اُنہوں نے گِریہ وزاری شروع کر دی۔ لوگوں نے پوچھا: آپ نے تو ساری عمر مُجاہدوں اور ریاضتوں میں گُزاری ہے، اب کیوں رو رہے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: مجھ سے زیادہ کس کو رونا چاہیے کہ میں ستّر (70) سال تک جس دروازے کو کھٹکھٹاتا رہا، آج اسے کھول دیا جائے گا لیکن یہ نہیں معلوم کہ جنّت کا دروازہ کھلتا ہے یا دوزخ کا؟ کاش! میری ماں نے مجھے جَنم نہ دیا ہوتا اور مجھے یہ مشقت نہ دیکھنا پڑتی۔ (حکایات الصالحین، ص ۳۶ بتغیر)

کاش کے نہ دُنیا میں پیدا مَیں ہوا ہوتا قبر و حشر کا ہر غم ختم ہو گیا ہوتا

www.dawateislami.net

آہ! سَلبِ ایماں کا خوف کھائے جاتا ہے　　کاشکے مِری ماں نے ہی نہیں جَنا ہوتا

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۵۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ ہمارے بُزرگانِ دِین کا طرزِ زندگی کس قدر شاندار ہوتا کہ یہ حضرات لمبی لمبی نمازیں پڑھنے کے باوجود خوفِ خدا اور خوفِ جہنم کے سبب کس قدر لرزاں و تَرساں رہتے جبکہ ہم اپنے کردار کا جائزہ لیں تو شرم سے پانی پانی ہو جائیں تو کم ہے۔ کیونکہ ہمارا حال تو کچھ ایسا ہے کہ نیکیاں پلّے نہیں، نمازوں، تلاوتِ قرآن اور مَساجد وغیرہ میں دل نہیں لگتا، سُنّتوں پر عمل ہوتا نہیں، دوسروں کی اصلاح کے لئے تو کُڑھتے ہیں لیکن اپنی اصلاح کی فکر نہیں، گناہوں اور فُضول گوئی کی عادت اور بُرے دوستوں کی بیٹھکوں سے جان چُھوٹتی نہیں، توبہ کی جانب دل مائل ہوتا نہیں، موت کی سختیوں، قبر و حشر اور جہنَّم کے عذابوں سے ڈر لگتا نہیں۔ الغرض ہماری حالت دن بدن بدترین ہوتی جارہی ہے اور ہم گُناہوں کی دلدل میں تیزی سے دھنستے چلے جارہے ہیں۔ اے کاش! ہمیں گناہوں کی بیماری سے چھٹکارا مل جائے۔۔۔ اے کاش! ہم ہر ہر لمحہ نیکیوں میں بسر کرنے والے بن جائیں۔۔۔ اے کاش! ہماری آنکھیں ہر وقت خوفِ خدا و عشقِ مصطفٰے میں رونے والی بن جائیں۔۔۔ اے کاش! ہمیں بھی اپنے بزرگوں کی طرح جہنم کا خوف نصیب ہو جائے۔

یا ربّ بچالے تُو مجھے نارِ جَحیم سے　　اَوْلاد پر بھی بلکہ جہنَّم حرام ہو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۱۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کی رَحمتیں بے حَد و بے حِساب ہیں، اگر کوئی بندہ رَبِّ کریم کی بارگاہ میں سچے دل سے توبہ کرکے اس کی بارگاہ میں جُھک جائے تو اللہ کریم اس کے گناہوں کو

www.dawateislami.net

مُعاف فرما کر اپنا محبوب بندہ بنالیتا ہے کیونکہ اللہ پاک **توبہ کرنے والوں** کی ساری خَطاؤں کو مُعاف فرمادیتا ہے، **توبہ کرنے والوں** کو اپنا قُرب نصیب کرتا ہے، **توبہ کرنے والوں** کو جنّت عطا فرماتا ہے، **توبہ کرنے والوں** کو جہنّم سے آزادی عطا فرمادیتا ہے۔ آیئے! توبہ کے فضائل پر مشتمل دو(2) فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنتے ہیں، چنانچہ

- ارشاد فرمایا: اگر تم اتنے گُناہ کرو کہ وہ آسمان تک پہنچ جائیں اور پھر تم اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرو تو اللہ پاک تمہاری توبہ قبول فرمالے گا۔ (ابن ماجہ کتاب الزھد ۴/۴۹۰ حدیث: ۴۲۴۸)
- ارشاد فرمایا: اللہ کریم اپنے بندے کی توبہ پر اس سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جیسے تم میں سے کسی کا اُونٹ جنگل میں گم ہونے کے بعد دوبارہ اسے مل جائے۔ (بخاری کتاب الدعوات ۴/۱۹۱ حدیث ۶۳۰۹)

واقعی توبہ ایسی چیز ہے کہ اگر کوئی انسان سچے دل سے توبہ کرے تو وہ محبوبِ الٰہی بن جاتا ہے اور اللہ کریم اپنے بندے کی توبہ سے خوش ہوتا ہے اور اپنے گنہگار بندے کی توبہ کو قبول فرمالیتا ہے۔ چنانچہ

بنی اسرائیل کے نوجوان کی توبہ

بنی اسرائیل میں ایک نوجوان تھا جس نے 20 سال تک اللہ کی عبادت کی، پھر 20 سال تک نافرمانی کی پھر آئینہ دیکھا تو داڑھی میں بال سفید تھے وہ غم زدہ ہو گیا اور کہنے لگا اے میرے مالک! میں نے 20 سال تک تیری عبادت کی اور 20 سال تک تیری نافرمانی کی، اگر میں تیری طرف آؤں تو کیا میری توبہ قبول ہو گی، اس نے آواز سُنی تم نے ہم سے مَحبَّت کی ہم نے تم سے مَحبَّت کی، پھر تُو نے ہمیں چھوڑ دیا اور ہم نے بھی تجھے چھوڑ دیا تُو نے ہماری نافرمانی کی اور ہم نے تجھے مہلت دی اور اگر تُو توبہ کر کے ہماری طرف آئے گا تو ہم تیری توبہ قبول کریں گے۔ (مکاشفۃ القلوب، الباب السابع عشر فی بیان الامانۃ والتوبۃ، ص ۶۲)

کر لے توبہ رَبّ کی رحمت ہے بڑی
قبر میں ورنہ سزا ہو گی کڑی

مجلس مدنی انعامات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی دُنیا بھر میں مسلمانوں کو گناہوں سے بچانے اور نیکیوں کی راہ پر لانے کیلئے مصروفِ عمل ہے، اسی مدنی کام کو مزید بڑھانے کیلئے کم و بیش 104 شعبہ جات (Departments) میں نیکی کی دعوت عام کرنے کیلئے کوشاں ہے، انہی شعبہ جات میں سے ایک **"مجلس مدنی انعامات"** بھی ہے، اس مجلس کا بنیادی مقصد اسلامی بھائیوں، اسلامی بہنوں، جامعاتُ المدینہ و مدارس المدینہ کے طلبہ و طالبات کو با عمل بنانا اور انہیں مدنی انعامات پر عمل کی ترغیب دلانا ہے۔

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا محمّد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ارشاد فرماتے ہیں کہ کاش! دیگر فرائض و سنن کی بجا آوری کے ساتھ ساتھ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں ان مدنی انعامات کو بھی اپنی زندگی کا دَسْتُورُ الْعَمَل بنالیں اور تمام ذمہ دارانِ دعوتِ اسلامی اپنے حلقوں، علاقوں شہروں، گاؤں، گوٹھوں میں ان مدنی انعامات کو عام کریں تاکہ ہر مسلمان اپنی قبر و آخرت کی بہتری کیلئے ان مدنی انعامات کو اِخلاص کے ساتھ اپنا کر اللہ کریم کے فضل و کرم سے جنّت الْفِردَوس میں مدنی حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پڑوسی بننے کا عظیم ترین انعام پالے۔ آیئے! ہم سب نِیّت کرتے ہیں کہ نہ صرف خود مدنی انعامات پر عمل کی کوشش کریں گے بلکہ دوسروں کو بھی اس پر عمل کرنے کی ترغیب دلائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سچی توبہ کرتے وقت کی دُعا:

اَللّٰهُمَّ مَغْفِرَتُكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ، وَرَحْمَتُكَ اَرْجٰی عِنْدِیْ مِنْ عَمَلِیْ

ترجمہ: اے اللہ تیرا عفو و درگزر میرے گناہوں سے بڑھ کر ہے اور مجھے اپنے عمل سے زیادہ تیری رحمت کی امید ہے۔ (مستدرک، ۲/ ۲۳۸، حدیث: ۲۰۳۸)

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے سُنا کہ

❁ اللہ پاک کے نیک بندے خوفِ خدا سے لرزاں و ترساں رہتے ہیں۔

❁ خوفِ خدا رکھنے والے ربِّ کریم کے محبوب ہیں۔

❁ خوفِ خدا جہنم سے نجات کا ذریعہ ہے۔

❁ خوفِ خدا رکھنے والے سے ہر چیز ڈرتی ہے۔

❁ اس کے علاوہ ہم نے سنا کہ ❁ اللہ پاک توبہ کرنے والوں کی توبہ قبول فرماتا ہے ❁ ربِّ کریم بندے کی توبہ سے بہت خوش ہوتا ہے۔

اللہ کریم ہمیں بھی خوفِ خدا کی نعمت اور سچی توبہ کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنت کی فضیلت اور چند سنتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نُبوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان جنّت نشان ہے جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (مشکاۃ المصابیح کتاب الایمان باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ ج ۱ صفحہ حدیث ۱۷۵)

سینہ تری سنت کا مدینہ بنے آقا   جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

لباس پہننے کی سنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "163

www.dawateislami.net

مدنی پھول" سے لباس پہننے کے متعلق مَدَنی پھول سنتے ہیں۔
تین فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: ❀ جِنّ کی آنکھوں اور لوگوں کے سِتر کے درمیان پردہ یہ ہے کہ جب کوئی کپڑے اُتارے تو بِسمِ اللہ کہہ لے۔(اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط، ۵۹/۲ حدیث ۲۵۰۴) مشہور مفسرِ قرآن، حکیمُ الْاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جیسے دیوار اور پردے لوگوں کی نگاہ کیلئے آڑ بنتے ہیں ایسے ہی یہ اللہ پاک کا ذکر جنّات کی نگاہوں سے آڑ بنے گا کہ جنات اس(یعنی شرمگاہ) کو دیکھ نہ سکیں گے۔(مراٰۃ المناجیح، ۲۶۸/۱) ❀ جو شخص کپڑا پہنے اور یہ پڑھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ۔ تو اس کے اگلے پچھلے گناہ مُعاف ہو جائیں گے۔(شُعَبُ الْاِیمان ج۵ ص ۱۸۱ حدیث ۶۲۸۵) ❀ جو باوُجُودِ قدرت زیب وزینت کا لباس پہننا تواضُع (یعنی عاجِزی) کے طور پر چھوڑ دے تو اللہ پاک اس کو کرامت کا حُلّہ پہنائے گا۔(ابوداؤد ۳۲۶/۴ حدیث:۴۷۷۸) ❀ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحمَۃٌ لِّلْعٰلمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا مبارَک لباس اکثر سفید کپڑے کا ہوتا۔(کَشْفُ الْاِلْتِباس فِی اسْتِحْبابِ اللِّباس لِلشَّیْخ عبدالْحَقّ الدّھلَوی ص ۳۶) ❀ لباس حلال کمائی سے ہو اور جو لباس حرام کمائی سے حاصل ہوا ہو، اس میں فرض و نَفل کوئی نَماز قبول نہیں ہوتی (اَیضاً ص ۴۱) ❀ مَنْقُول ہے: جس نے بیٹھ کر عمامہ باندھا، یا کھڑے ہو کر سَراوِیل(یعنی پاجامہ یا شلوار) پہنی تو اللہ اُسے ایسے مَرَض میں مبتلا فرمائے گا جس کی دوا نہیں۔(اَیضاً ص ۳۹) ❀ پہنتے وَقت سیدھی طرف سے شروع کیجئے (کہ سنت ہے) مَثَلاً جب کُرتا پہنیں تو پہلے سیدھی آستین میں سیدھا ہاتھ داخل کیجئے پھر اُلٹا ہاتھ اُلٹی آستین میں (اَیضاً ۴۳) ❀ اِسی طرح پاجامہ پہننے میں پہلے سیدھے پائنچے میں سیدھا پاؤں داخِل کیجئے اور جب (کُرتا یا پاجامہ) اُتارنے لگیں تو اس کے بر عکس (اُلٹ) کیجئے یعنی اُلٹی طرف سے شروع کیجئے دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی 1197 صفحات پر مشتمل کتاب "بہارِ شریعت" جلد 3 صَفْحَہ 409 پر ہے: سنت یہ ہے کہ دامن کی لمبائی آدھی پنڈلی تک ہو اور آستین کی لمبائی زیادہ سے زیادہ انگلیوں کے پَوروں تک اور چوڑائی ایک بالِشت ہو۔(رَدُّالْمُحتار ج ۹ ص ۵۷۹) ❀ سنت یہ ہے کہ مرد کا تہبند یا پاجامہ ٹخنے

www.dawateislami.net

سے اُوپر رہے۔(مراٰۃ ج ٦ ص ٩٤) مرد مردانہ اور عورت زَنانہ ہی لباس پہنے۔ چھوٹے بچّوں اور بچیوں میں بھی اِس بات کالحاظ رکھئے۔ ❁ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی 1250 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''بہارِ شریعت'' جلد اوّل صَفْحَہ 481 پر ہے: مرد کے لیے ناف کے نیچے سے گھٹنوں کے نیچے تک '' عورَت '' ہے، یعنی اس کا چھپانا فرض ہے۔ ناف اس میں داخِل نہیں اور گھٹنے داخِل ہیں۔

(دُرِّمُختار، رَدُّالْمُحتار ج ٢ ص ٩٣)

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 2 کتب 312 صفحات پر مشتمل کتاب **''بہارِ شریعت''** حصّہ 16 اور 120 صفحات کی کتاب **''سنّتیں اور آداب''** اس کے علاوہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت کے 2 رسائل **''101 مدنی پھول''** اور **''163 مدنی پھول''** مکتبۃ المدینہ کے بستے سے ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور پڑھئے سنتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوت اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

مجھ کو جذبہ دے سفر کا کرتا ہوں پروردگار سنتوں کی تربیت کے قافلے میں بار بار

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ٦٣٥)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ واراجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں۔

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِالْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو

www.dawateislami.net

پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

﴿3﴾ رَحمت کے ستّر دروازے

صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[3]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللہِ

حضرت اَحْمد صاوِی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک

---

[1] . . . افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

[2] . . . افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

[3] . . . القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

www.dawateislami.net

بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[1]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدِّیْقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمِیان بِٹھالِیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو تعجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[2]

﴿6﴾ دُرُودِ شفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شَخْص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[3]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

---

1 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

2 ... القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

3 ... الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/ ۳۲۹، حدیث: ۳۰

www.dawateislami.net

نے فرمایا اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر (70) فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔ [1]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی!

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔ [2]

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحٰنَ اللهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْم

(خُدائے حَلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة...الخ، ۲۵۴/۱۰، حدیث: ۱۷۳۰۵

2 ... تاریخ ابن عساکر، ۱۵۵/۱۹، حدیث: ۴۴۱۵